آسان نہیں ہے۔

خالد۔ او باطل پرست گبر! تو ہمیں بدعہد بتاتا ہے۔ ہم پر عہد شکنی کا الزام لگاتا ہے حالانکہ ہم اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ جو نبی الرحمتہ اور اور شفیع الامتہ تھے۔ ہم جو اقرار کرتے ہیں اسے پورا کرتے ہیں جو امانت رکھتے ہیں اسے ادا کرتے ہیں۔ خدا کی قسم ہم دمشق سے تمہارے تعاقب میں چوتھے روز چلے۔ اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے راستوں کو لپیٹ دیا۔ ہربیس کتنا بھی بہادر اور جنگجو ہو ان شاء اللہ میں اسے دیکھتے ہی یا تو گرفتار کرونگا یا مار ڈالونگا۔ میں حضرت ابوبکر صدیق کی بیعت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تو مجھے ہربیس کا پتہ بتا دے گا یا اسے دکھا دے گا تو میں تجھے بغیر زرِ فدیہ لئے چھوڑ دونگا۔

گبر۔ اچھا تو تم میرے سینے سے اُترو۔

حضرت خالد اس کے سینہ سے اُترے۔ اُسنے کھڑے ہو کر کہا۔ "تم اس گروہ کو دیکھتے ہو جو پہاڑ کی بلندی پر چڑھا چلا جا رہا ہے۔ ہربیس اس گروہ کا سردار ہے اور اس کے ساتھ ہے۔ اس کے سر پر ایک جواہر نگار صلیب ہے"۔

حضرت خالد نے ادھر ادھر دیکھا اسد بن جابر قریب تھے۔ انہوں نے انہیں اپنے پاس بلا کر کہا۔ "اس گبر کو اپنی حراست میں رکھو۔ اس نے بتایا ہے کہ جو گروہ بلندی کی طرف جا رہا ہے اس میں ہربیس ہے۔ اگر اس گروہ میں واقعی ہربیس ہوا تو تم اسے رہا کر دینا اور اگر نہ ہو تو تم اسے مار ڈالنا"۔

پھر حضرت خالد نے اس گروہ کا پیچھا کیا جو بلندی پر چڑھ رہا تھا۔ انہوں نے

Marfat.com

نیزہ سیدھا کر لیا۔ گھوڑے کو تیز چلایا اور قریب پہنچکر بلند آواز سے کہا "
پرستاران صلیب! سختی ہو تم پر۔ تمہارے لئے مجھ سے کہاں نجات اور
رہائی ہے۔ تم کہاں بھاگے جاتے ہو۔"

ہرمیس نے ان کی آواز سنکر ان کی طرف دیکھا۔ انہوں نے انہیں پہچانا نہیں
۔ سمجھا کوئی مسلمان سردار ہے۔ انہیں تنہا دیکھ کر اسے طمع ہوئی۔ اس نے اپنے
ساتھیوں کو ٹھیرنے کا حکم دیا۔ وہ ٹھیر گئے۔ اس کے گروہ میں سرہنگان مبارز
تھے۔ بہادر اور دلیر تھے۔ لوہے میں غرق تھے۔ سوائے آنکھوں کی پتلیوں کے
اور کچھ نظر نہ آتا تھا۔ تلواریں اور عمود ہاتھوں میں لئے تھے۔

حضرت خالد نے ان کے قریب پہنچکر سختی سے حملہ کرتے ہوئے کہا۔ "
ہو جاؤ اے کبرو! آگیا تمہاری موت کا فرشتہ۔ میں شہسوار ہوں۔ لڑائی
میں شدت کرنیوالا ہوں۔ میں مشہور شمشیر زن خالد بن ولید ہوں۔"

یہ کہتے ہی انہوں نے ایک رومی سوار کے نیزہ مارا۔ اسے گھوڑے
الٹ دیا۔ پھر دوسرے پر حملہ کیا اسے بھی گرا دیا۔ ہرمیس نے اپنی قوم سے
سختی ہو تم پر۔ دلیری سے مقابلہ کرو۔ اس شخص کا یہی وہ ہے جس نے
الٹ دیا ہے۔ شہروں کو فتح کر لیا ہے۔ اجنادین میں
طرح ذبح کیا ہے۔ اسی کی مجھے اور تم کو تلاش تھی۔ لو
لو تم اسے مار ڈالو یا گرفتار کر لو۔ مسیح کی قسم پھر تمہاری
دولت آجائے گی۔ شہر واپس مل جاویں گے اور تم اپنے
لے لو گے۔"

یہ سنتے ہی رومی حضرت خالد کی

لڑ رہے تھے۔ مگر وہ تنہا تھے۔ رومی کثرت سے تھے۔ جب وہ کسی گبر کو مار ڈالتے تھے تو رومی اور بھی شدت سے حملہ کرتے تھے۔ خالد سمجھ گئے کہ ذہب نفس میں آکر انہوں نے رومیوں کی کثرت کا خیال نہیں کیا۔ ان پر حملہ کر دیا۔ ان کے دفع کرنے کی قوت ان میں نہیں ہے۔ ان کا گھوڑا بھی مضمحل ہو گیا تھا۔ وہ اسے آرام دینے کے لئے گھوڑے سے اتر پڑے۔ اور بڑے صبر و استقلال سے لڑنے لگے۔

لڑائی کے دوران ہی میں انہیں یہ خیال ہوا کہ ان کے خواب کے ایک حصہ کی تعبیر پوری ہو گئی۔ وہ بلندی سے نیچے اتر آئے۔ انہوں نے اپنے دل میں کہا "مجھے زبردست غلطی کی مجھے تنہا تعاقب نہیں کرنا چاہئے تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ کام مسلمان بہادروں اور دلیروں کا ہے کہ وہ میرے علم کے نیچے لڑیں"۔

اسی وقت بیس گبروں نے ان پر تلواروں کا مینہ برسا دیا۔ وہ ان کے وار روک رہے تھے کہ ہربیس نے پشت کی طرف سے آکر تلوار کی ایسی ضرب لگائی کہ خود کو پھاڑ ڈالا اور عمامے کے بھی ٹکڑے کر دیئے۔ لیکن ہربیس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی۔ خالد کو خوف ہوا کہ کہیں ہربیس دوسرا حملہ کر کے ان کا کام تمام نہ کر دے۔ انہیں یہ بھی اندیشہ ہوا کہ اگر وہ ہربیس کی طرف متوجہ ہوں تو کہیں بطارقہ انہیں زخمی نہ کر ڈالیں۔

مورخین لکھتے ہیں کہ حضرت خالد بتیس بڑی لڑائیوں میں شریک ہوئے اور ہر لڑائی میں انہوں نے شہادت کی تمنا کی مگر نصیب نہ ہوئی۔

حضرت خالد نے اپنے سامنے والوں پر جھپٹ کر حملہ کیا اور اس طرح خوش ہو کر اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔ جیسے انہیں مدد پہنچ گئی ہو۔ حالانکہ یہ ایک جنگی حیلہ تھا جس وقت اللہ اکبر کی صداؤں سے پہاڑ گونج اٹھا جہاں جنگ ہو رہی

Marfat.com

تھی۔ کوئی شخص پکار کر کہہ رہا تھا۔ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یَا اَبَا سُلَیْمَانَ اَتَاکَ الْغَوْثُ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" "سوائے اللہ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ وہ تنہا ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے ابا سلیمان! پروردگار عالم کی طرف سے تمہارے پاس فریاد رس آگیا" میں عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق ہوں۔ کفر کو مٹانے والا ہوں۔ کافروں کو ہلاک کرنے والا ہوں"۔

حضرت عبدالرحمٰن کے ساتھ بہت سے مسلمان تھے۔ انہوں نے اور عبدالرحمٰن نے آتے ہی سختی سے حملہ کیا اور گبروں کو متفرق و منتشر کر دیا۔ ان میں تلواروں کو خرچ کیا اور انہیں قتل کرنے لگے۔

ہرمیس کا قتل

جب ہرمیس نے مسلمانوں کی تہلیل و تکبیر کی آواز سنی اور انہیں تیز تیز حملے کرتے دیکھا تو فرطِ خوف سے اس کا چہرہ سفید ہو گیا۔ اس نے گھوڑا اپنی بائیں طرف لوٹایا اور بھاگنے کا ارادہ کیا۔ حضرت خالد نے دیکھ لیا۔ انہوں نے اس کی طرف جھپٹ کر کہا۔ "کہاں بھاگا جاتا ہے۔ موت تیری راہ میں ہے"۔ انہوں نے زبردست حملہ کر کے اس کے دو ٹکڑے کر کے ڈال دیا۔

یونتو ہر مسلمان رومیوں کو بڑی تیزی اور پھرتی سے قتل کر رہا تھا لیکن زیادہ کوشش ضرار بن الازور کر رہے تھے۔ انہوں نے سینکڑوں رومیوں کو قتل کیا تھا۔ آخر رومی بھاگ نکلے۔ حضرت خالد نے

Marfat.com

اور خوب فیروزمندی حاصل کی"۔

پھر حضرت خالد نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق کو سلام کیا۔ ان کا شکریہ ادا کیا اور ان سے دریافت کیا "تم نے کس طرح کیا جانا کہ میں یہاں ہوں"۔

حضرت عبدالرحمٰن نے کہا "ہم لوگ لڑائی میں مصروف تھے کہ دفعتہً رومی بھاگ نکلے۔ مسلمان مال غنیمت اور رومی عورتوں کو ایک جگہ جمع کرنے لگے اسوقت ہم لوگوں نے دیکھا تو تمہیں نہ پایا۔ تمام مسلمانوں کو بڑا رنج و فکر اور سخت رنج و قلق ہوا۔ ہم سب فکر و اندیشہ میں تھے کہ ہم نے آواز سنی "۔ مسلمانو! تمہارے سردار کو تمہارے دشمنوں نے گھیر لیا ہے"۔

میں سخت پریشان ہو کر دوڑا۔ لیکن حیران تھا کہاں جاؤں کہاں ڈھونڈوں۔ کہ ایک گبر نے جو اسد بن جابر کی حراست میں تھا مجھے راہ بتائی اسنے یہ بھی کہا کہ میں نے تمہارے سردار کو ہربیس کو بتایا تھا۔ وہ اس کے تعاقب میں پہاڑ پر گئے ہیں"۔ میں اور میرے ساتھی تیزی سے دوڑے خدا نے ہمیں یہاں پہنچا دیا"۔

خالد۔ خدا کا احسان ہے کہ اسنے تمہیں عین وقت پر پہنچایا۔ اس گبر نے مجھ پر دو احسان کئے ہیں۔ ایک یہ کہ اس نے مجھے ہربیس کی راہ بتائی دوسرے یہ کہ اس نے تمہیں میری مدد کے لئے بھیجا۔ اس کا حق ہم پر واجب ہو گیا

حضرت خالد وہاں سے لوٹے۔ ان کی گمشدگی سے مسلمان بڑی پریشانی میں تھے۔ جب انہوں نے حضرت خالد کو آتے ہوئے دیکھا تو بہت خوش ہوئے۔ سب نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔

خالد نے گبر کو اپنے سامنے بلا کر کہا "اے حامئ صلیب! تو نے مجھ پر احسان

کیا ہے۔ میری تمنا ہے کہ تو مسلمان ہو کر میرا بھائی بنے۔ تین خدا دں کو چھوڑ کر ایک خدا کا اقرار کرے۔ خدا کی قسم بہشت میں داخل ہو گا۔"
گبر نے کہا۔ اپنا مذہب چھوڑنا مجھے کسی طرح بھی منظور نہیں ہے۔"
خالد۔ "اچھا مینے تمہیں آزاد کیا۔ تم جسقدر چاہو زاد راہ اور جس سامان کی ضرورت ہو لے لو۔"
گبر نے کچھ نہیں لیا۔ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر رومی شہروں کی طرف چلا گیا۔ اس عرصہ میں مسلمان مال غنیمت اور قیدیوں کو ایک جگہ جمع کر چکے تھے۔ جب حضرت خالد نے دولت دنیا اور قیدیوں کو دیکھا تو خدا کا شکر ادا کیا۔ انہوں نے یونس راہبر کو بلا کر دریافت کیا۔
"نجیب! تیری بیوی ملی۔ یونس نے اپنا تمام حال بیان کیا۔ رافع بھی وہاں آ گئے۔ انہوں نے خالد سے کہا۔ "مینے ہرقل اعظم کی بیٹی کو گرفتار کر کے یونس کے حوالہ کر دیا ہے۔"
خالد۔ تم نے خوب کیا۔ ہرقل کی بیٹی کہاں ہے۔
یونس نے ہرقل کی بیٹی کو ان کے سامنے پیش کیا۔ وہ اسقدر خوبصورت تھی کہ جس طرف جاتی تھی اس نواح کو منور کر دیتی تھی۔ وہ اس کا حسن و جمال اس کے دلربایانہ انداز اور اس کا خرام ناز دیکھ کر حیران رہ گئے اس کے چہرہ میں ایسی جاذبیت تھی کہ جو ایک دفعہ دیکھ لیتا تھا مقناطیسی اثر سے دیکھتا رہ جاتا تھا۔ حضرت خالد نے اس کی طرف سے فوراً منہ پھیر لیا۔ اور کہا۔ سبحانک اللھم بحمدک خلق ما تشاء" پھر پڑھا۔ وربک یخلق ما یشاء" یعنی اے معبود! تو پاک ہے تو جیسا چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔" انہوں نے رومی سے کہا کہ

بیوی کے عوض میں لینا پسند کرتے ہو؟"

یونس۔ بڑی خوشی سے۔ لیکن میں جانتا ہوں ہرقل اعظم اسے میرے یا تمہارے پاس ہرگز نہ چھوڑے گا۔ اسے اپنی اس بیٹی سے بڑی محبت ہے۔ وہ اس کے عوض میں جسقدر تم مال طلب کروگے تو وہ تم سے آخری دم تک لڑے گا۔

خالد۔ جبتک وہ طلب کرے تم اسے اسوقت تک اپنے پاس رکھو۔ اگر اس نے طلب نہ کیا تو یہ تمہاری ہے اور اگر اس نے طلب کیا تو خدا تمہیں اس سے اچھا عوض عطا کرے گا۔

یونس نے حضرت خالد کا شکریہ ادا کیا اور ان سے کہا۔" اے سردار! یہ رومیوں کا ملک ہے۔ مجھے خوف ہے کہیں وہ حملہ نہ کردیں۔ اس لئے یہاں سے جلد روانہ ہوجاؤ۔"

خالد۔ خوف نہیں کرنا چاہئے۔ خدا ہمارا مددگار رہے۔

مسلمانوں نے اطمینان سے سب سامان بار کیا۔ قیدیوں کو ساتھ لیا اور وہاں سے چلے۔

مرج الدیباج کی وجہ تسمیہ

مرج کے معنی چراگاہ کے ہیں۔ اور دیباج ریشمی کپڑے کو کہتے ہیں اس لئے مرج الدیباج کے معنی ریشمی کپڑے کی چراگاہ کے ہوئے۔ چونکہ اس معرکہ میں مسلمانوں کو مال غنیمت میں اسقدر ریشمی کپڑے ملے کہ ہر مسلمان کے حصہ میں کافی آئے اس لئے مدتوں تک اس جنگ کے بعد جسکسی مسلمان پر کوئی دیباج کا کپڑا دیکھتا تھا اور پوچھتا تھا کہ کہاں سے آیا تو کہدیتا تھا کہ" مرج الدیباج سے ملا تھا"۔ اس لئے یہ مرج الدیباج مشہور ہوگیا۔

Marfat.com

مسلمان آرام اور اطمینان سے سفر کر رہے تھے۔ رومیوں کے مگر کئی شہروں میں سے ہو کر گذر رہے تھے لیکن کسی مقام کے رومی ان سے معترض نہیں ہوئے۔ جس راستہ کو انہوں نے چند روز میں تعاقب کی حالت میں طے کیا تھا اب اسے طے کرنے میں ہفتوں لگ گئے۔ چنانچہ جب وہ مرج الصفر کے قریب پل دم حکیم پر پہنچے تو انہوں نے اپنی پشت کی طرف غبار اڑتے دیکھا۔ انہوں نے کہا۔ مسلمانو! ہوشیار ہو جاؤ۔ رومی آ پہنچے۔"

حضرت خالد نے مسلمانوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ "کون خبر لائے گا کہ اس غبار کے پیچھے کیا ہے؟"

قبیلہ غفار کے ایک شخص صنعصعہ نے کہا۔ میں خبر لاؤں گا۔ وہ اپنے مضبوط گھوڑے پر سوار ہو کر چلے اور تھوڑی ہی دیر میں تیز دوڑتے ہوئے آئے۔ انہوں نے پکار کر کہا۔ "یا امیر! ہمیں لے لیا ہے صلیبی نے اس غبار کے پیچھے رومی لشکر ہیں۔ جو سر سے پیر تک لوہے میں غرق ہیں۔ ایسے کہ ان کے جسم سے سوائے آنکھ کی پتلی کے کچھ ظاہر نہیں ہوتا ہے۔"

حضرت خالد نے یونس سے کہا۔ "تم جا کر دریافت کرو یہ لوگ کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں؟"

یونس گیا اور جلد ہی پلٹ آیا۔ اس نے کہا۔ "اے امیر! کیا میں نے کہا تھا کہ اعظم اپنی بیٹی کی طرف سے غفلت نہ کرے گا۔ ضرور اس کا جوائی گا [illegible] گروہ رومیوں کا اس لئے آیا ہے۔ بادشاہ نے اسے اپنی بیٹی کے لیے [illegible] خواہ تم اسے فروخت کرو جس قدر مال میں چاہو یا اسے [illegible]

ابھی یونس یہ کہہ ہی رہا تھا کہ ایک بوڑھا سوار [illegible] وہ آہنی لباس پہنے تھا۔ اس نے [illegible]

ہوں - تمہارے سردار سے ملنا چاہتا ہوں"۔ مسلمان اسے خالد کے سامنے لے آئے۔

ہرقل اعظم کی بیٹی کی رہائی

حضرت خالد نے رومی بوڑھے سے کہا"۔ تم بادشاہ کا کیا پیغام لائے ہو"۔

بوڑھے نے کہا۔ بادشاہ نے کہا ہے کہ میں نے سن لیا جو تم نے میری قوم کے ساتھ کیا۔ میرے دلیروں کو مار ڈالا۔ میری بیٹی کے شوہر کو قتل کر دیا۔ میری بیٹی اور دوسری عورتوں کو گرفتار کر لیا۔ تم فتحمند ہوئے۔ مگر ان فتوحات پر بیباک نہ ہو جاؤ یاد رکھو ظلم اور زیادتی کرانیوالی چیز ہے جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا۔ اب تم یا تو میری بیٹی کو زر فدیہ کے عوض میں واپس دیدو۔ یا بطور ہدیہ کے میرے پاس بھیجدو۔ میں جانتا ہوں کہ بخشش و کرم تمہارے خصائل سے ہے"۔

خالد نے کہا۔ تو اپنے بادشاہ سے کہدینا کہ بڑا ظلم ہے۔ جو خدا کو واحد نہیں سمجھتا اس سے زیادہ ظالم کوئی نہیں ہے۔ اگر وہ کفر سے باز نہ آیا اور ایک خدا کا قائل نہ ہوا تو خدا کی قسم میں ہرگز واپس نہ لوٹونگا یہانتک کہ خدا اپنا وعدہ پورا کرے۔ ہمیں اس کے تخت گاہ تک قابض کر دے اور ہمیں پورا یقین ہے کہ انشاء اللہ ہم انطاکیہ تک مالک و قابض ہو جائیں گے۔ ہم دولت کے بھوکے نہیں ہیں۔ اس کی بیٹی کو فروخت کر کے مال لینا نہیں چاہتے۔ ہم اس کی بیٹی کو رہا کرتے ہیں اور یہ ہماری طرف سے تمہارے بادشاہ کو ہدیہ ہے"۔

چنانچہ خالد بن الولید نے ہرقل اعظم کی بیٹی کو رہا کر دیا اور بغیر کوئی معاوضہ لئے سفیر روما شاہی ایلچی کے حوالہ کر دیا۔ یہ سفیر بادشاہ کے پاس اس کی

Marfat.com

بیٹی کرلے کر پہنچا۔ اسنے حضرت خالد کی تمام گفتگو اسے سنائی۔ ہرقل نے تمام ملوک۔ بلکہ ارقہ اور درباریوں کو جمع کرکے کہا "تم نے مسلمانوں کے اخلاق۔ مسلمانوں کا کرم اور مسلمانوں کی شجاعت دیکھی جو باتیں کبھی ہم میں تھیں۔ وہ آج ان میں ہیں۔ وہ خدا سے ڈرتے اور اس کی عبادت کرتے ہیں۔ خدا ان پر مہربان ہے۔ ہم عیش و عشرت میں ڈوب کر خدا کی نافرمانی کرنے لگے ہیں۔ خدا ہم سے ناخوش ہو گیا ہے۔ جو نعمتیں اسنے ہمیں دے رکھی تھیں۔ اب ہم سے چھین کر فرمایہ عربوں کو دے رہا ہے۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ عربوں سے جب لڑائی بھی ہو صلح کر لینا ہی بہتر ہے لیکن تم نے نہ مانا بلکہ اور بھی میرے مار ڈالنے کا قصد کیا۔ اب تم نے دیکھا مسلمان شہروں پر شہر فتح کر رہے ہیں۔ تمہاری عورتوں کو انہوں نے اپنی کنیزیں بنا لیا ہے۔ حضرت مسیح کی قسم مسلمانوں کے سردار نے سچ کہا۔ "عجب نہیں کہ وہ میری تخت گاہ تک مالک و قابض ہو جائیں۔ مگر تم مجبور ہو۔ یہ بات تمہاری طرف سے نہیں بلکہ پروردگار عالم کی جانب سے ہے"

ہرقل عظم کی یہ تقریر سنکر رومی رونے لگے۔

مسلمانوں کی روانگی

حضرت خالد بن الولید اپنے ہمراہیوں کو لے چل کر رہے تھے۔ آگے آگے حضرت ابو عبیدہ اور ان کے تمام ساتھی حضرت خالد کے ہمراہیوں کی وجہ سے سخت اندیشہ ناک تھے۔ جوں ہی دشمن کے

Marfat.com

اور استقبال کے لئے دوڑے۔ حضرت خالد اور ان کے ساتھیوں کو ان کی سلامتی پر مبارکباد دی۔ ان سے واقعاتِ جنگ دریافت کئے۔

حضرت خالد نے حضرت ابوعبیدہ اور دوسرے مسلمانوں کے سامنے لڑائی کے حالات بیان کئے۔ اس سرگذشت کو سنکر ابوعبیدہ کو ان کی شجاعت و دلیری پر بڑا تعجب ہوا۔ جب مسلمانوں نے مالِ غنیمت اور قیدیوں کو دیکھا تو خوش ہو کر اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔ حضرت خالد نے مالِ غنیمت کے پانچ حصے کئے چار حصے مجاہدین میں تقسیم کر دیئے اور ایک حصہ دربارِ خلافت میں روانہ کرنے کے علٰحدہ کر لیا۔

یونس کا حال

حضرت خالد نے یونس کو ان کے حصہ سے زیادہ اپنے حصہ میں سے مال و دولت دے کر کہا تم اس مال کو خرچ کر کے اپنا نکاح کر لو۔ جو رومی عورت تمہیں پسند آئے اسے خرید لو اور اپنا گھر بسا لو۔ یونس نے کہا "خدا کی قسم اب میں اپنا نکاح نہ کرونگا۔ وہ مر گئی جس سے میں محبت کرتا تھا۔ اب کسی دوسری عورت میں اپنی بیوی نہ بناؤنگا۔ میں خدا کی ذات سے امید رکھتا ہوں کہ وہ عالمِ آخرت میں مجھے حورالعین عطا فرمائیے گا"۔

رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہے کہ یونس ہمارے ساتھ رہے۔ وہ لڑائیوں میں شریک ہوتے اور جہاد عظیم کرتے۔ یہاں تک کہ یرموک کی مشہور لڑائی میں شریک ہوئے۔ خوب لڑے اور آخر کار شہید ہو گئے۔ مجھے ان کی شہادت کا بڑا رنج ہوا۔ میں نے رو رو کر ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔ ایک روز میں نے خواب میں دیکھا۔ وہ خوشنما لباس پہنے ہوئے تھے۔ ان کے

پیروں میں نہایت اچھے جوتے تھے جو سونے کے معلوم ہوتے تھے۔ وہ
پُربہار باغیچہ میں چہل قدمی کر رہے تھے۔ مجھے ان سے دریافت کیا
تعالےٰ نے تمہارے ساتھ کیا کیا؟" انہوں نے کہا۔ "خدا نے بلند
مجھے وہ جنت عطا فرمائی جس کا اس نے وعدہ کیا ہے۔ اور میری بیو
عوض مجھے ایسی حوریں بخشیں جن کا حسن و جمال انسانی آنکھ دیکھنے کی
نہیں لا سکتی۔ اگر ان میں کوئی حور دنیا میں ظاہر ہو جائے تو اس کے
چمک کے سامنے چاند اور سورج کی روشنی پھیکی پڑ جائے۔ ان
چہرے موتیوں سے زیادہ سفید اور شب چراغ سے زیادہ روشن ہیں
ان میں بڑی جاذبیت اور دلفریبی ہے۔"

جب رافع نے اپنے اس خواب کا ذکر حضرت خالد سے کیا تو انہوں
کہا۔ "خدا کی قسم انہیں یہ رتبہ شہادت کی بدولت نصیب
ہوا ہے۔"

روانگی خط

جب حضرت خالد مرج الدیباج کی مہم میں مصروف تھے تو
عمر فاروق کا ایک خط حضرت ابو عبیدہ کے پاس آیا جس میں لکھا تھا
کہ ابو بکر صدیق نے وفات پائی (ان کی وفات اسی
جب دمشق فتح ہوا تھا اور ابو عبیدہ نے رسول اللہ صلی
وسلم کو خواب میں دیکھا تھا) حضرت عمر نے خالد کو معز
حضرت ابو عبیدہ کو امیر مقرر کیا تھا۔ لیکن حضرت
مسلمانوں کو پڑھ کر سنایا تھا جو اس وقت حضرت

Marfat.com

خالد کی معزولی اور اپنی تقرری کا اعلان کریں۔

حضرت خالد کو چونکہ حضرت ابوبکر صدیق کی وفات کا حال معلوم نہ تھا اس لئے انہوں نے ان کے نام ایک خط اس مضمون سے لکھا

"یہ خط ہے عبداللہ خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام خالد بن ولید المخزومی حاکم شام کی طرف سے۔ میں خدا کی حمد کرتا اور اس کے رسول پر درود بھیجتا ہوں:۔

حال یہ ہے کہ دمشق کے محاصرہ میں مسلمان مشقت و سختی میں مبتلا تھے کہ خدا نے مدد کی میں دروازہ شرقی سے دمشق میں از روئے قہر اور غلبہ کے داخل ہوا لیکن رومیوں کے باب جابیہ پر ابوعبیدہ کو نزیب دے کر صلح کر لی۔ وہ صلح کے ذریعہ سے شہر میں داخل ہوئے۔ یہ دونوں کنیسۂ مریم پر ملے۔ ابوعبیدہ کے آگے قس اور راہب تھے۔ ان کے پاس صلح کی دستاویز تھی۔ ابوعبیدہ نے مجھے رومیوں کے قتل سے باز رکھا۔ ہرقل اعظم کا داماد توما اور ہربیس دونوں شہر سے بے شمار مال اور ٹڈی دل رومیوں کو لے کر نکلے۔ میں نے ان کا تعاقب کیا اور مرج الدیباج میں جا کر ان پر حملہ کیا۔ توما اور ہربیس کو مار ڈالا۔ رومی بھاگ گئے۔ ان کے تمام مال و اسباب پر میں نے قبضہ کر لیا۔ ہرقل اعظم کی بیٹی کو بھی گرفتار کر لیا تھا۔ لیکن بادشاہ کے طلب کرنے پر اسے بطور ہدیہ کے واپس کر دیا۔ میں سلامتی کے ساتھ واپس آیا۔ اب میں تمہارے حکم کا منتظر ہوں۔ تم پر سلامتی ہو۔"

حضرت خالد نے یہ خط عبداللہ کو دے کر مدینہ منورہ روانہ کیا۔ اس نے مدینہ میں پہنچکر حضرت عمر فاروق کو خط دیا انہوں نے

Marfat.com

پڑھ کر دریافت کیا۔ کیا شام کے مسلمانوں کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات معلوم نہیں ہوئی؟" عبداللہ نے عرض کیا۔ "نہیں"
حضرت عمر خاموش ہو گئے۔

حضرت عمرؓ کے فضائل

حضرت ابوبکر صدیق کی وفات کے بعد حضرت عمر بن الخطاب خلیفہ ہوئے۔ وہ بڑے بہادر اور زمانۂ جاہلیت میں درشت مزاج اور سخت طبع تھے۔ مسلمان ہونے پر مزاج کی درشتی تو جاتی رہی لیکن مزاج کی سختی باقی رہی۔ مگر جب وہ خلیفہ ہوئے تو مزاج کی سختی بھی جاتی رہی اور نرم دل ہو گئے۔ لوگ ان سے ڈرتے اور ان کا بڑا لحاظ کرتے تھے۔

جب وہ خلیفہ ہوئے تو ان کی عمر باون سال کی تھی۔ مسجد نبوی میں ان کے ہاتھ پر تمام مسلمانوں نے بیعت کی۔ کوئی شخص بھی ایسا باقی نہیں رہا۔ جس نے بیعت نہ کی ہو۔ ان کے زمانۂ خلافت میں عداوت و نفاق کی جڑ کٹ گئی۔ باطل مٹ گیا۔ حق کو فروغ ہو گیا۔ دین کا غلبہ ہوا۔ کفر و شرک جلتے رہے۔ شیطان کی حکومت ختم ہو گئی۔

خلیفہ ہوتے ہی وہ غریبوں پر مہربانی۔ یتیموں پر شفقت اور بزرگوں کی عزت کرنے لگے۔ وہ ظالم سے مظلوم کی دلاتے تھے۔ عدل و انصاف کرتے تھے۔ احکام شرعیہ کسی کی مروت نہیں کرتے تھے۔ برائیوں

Marfat.com

رات کو حفاظت و نگرانی کے لئے گشت کرتے رہتے تھے۔ انہوں نے بیت المال قائم کر کے مسلمانوں کی تنخواہیں مقرر کر دی تھیں۔ جو بچہ جس روز پیدا ہوتا تھا اس کی تنخواہ اسی روز سے مقرر ہو جاتی تھی۔ ان کا لباس سوتی یا اونی جبہ ہوتا تھا۔ اس میں اکثر پیوند لگے ہوتے تھے۔ کپڑا ہوتے ہوئے بھی چمڑہ کے پیوند لگا لیتے تھے۔ ان کے ہاتھ میں ہمیشہ دُرّہ ہوتا تھا۔ اس دُرّہ کا خوف تلواروں سے زیادہ تھا۔ وہ جَو کی روٹی نمک کے ساتھ کھاتے تھے۔ کبھی بلا نمک ہی کے کھا لیتے تھے۔ ذائقہ کی چیزوں کو انہوں نے چھوڑ دیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عمر خلیفہ ہو کر اپنے دونوں ساتھیوں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق کے قدم بہ قدم چلے۔ انہوں نے نسبی تفاخر ترک کر دیا تھا۔ غرور کبھی نہ کرتے تھے۔ امورِ خلافت کی انجام دہی نے انہیں نحیف و نحیف کر دیا تھا۔ ان کی خوراک کبھی کھجوریں ہوتی تھیں۔ کبھی جَو کی روٹی۔

وہ کہا کرتے تھے کہ جَو کی روٹی نمک کے ساتھ کھانا آسان ہے بمقابلہ اس کے کہ لذیذ غذاؤں سے دنیا میں تن پروری کیجائے اور آخرت میں دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ میں جھونکا جائے۔

وہ آگ دنیا کی آگ سے بہت تیز اور تکلیف دہ ہوگی۔ اس میں کبھی راحت نہ ملے گی۔ اس کا پانی پیپ ہوگا۔

حضرت عمر فاروق نے اپنے عہدِ خلافت میں بہت زیادہ فتوحات کیں شہر آباد کئے۔ کئی ملکوں کو فتح کیا۔ ان کا

Marfat.com

عہدِ خلافت نہایت شاندار تھا۔ وہ دوزخ سے بہت دور تھے۔ رضی اللہ تعالےٰ عنہ باقی حالات جلد دوم فتوح الشام میں پڑھیں۔

تمت بالخیر

(پہلی جلد ختم ہوئی)

(محمد صادق حسین صدیقی۔ سردھنوی)

ہم انشاءاللہ تاریخ اسلام کے باقی حصے بھی علیحدہ علیحدہ ناظرین کی خدمت میں پیش کریں گے۔ فتوح الشام کے بعد فتوح العجم کا نمبر آئے گا۔

ولیسٹ پنجاب پریس لمیٹڈ سے موہن لال زرڈیہ صاحب کے انتظام میں
عبدالمجید صاحب دکھنی نے شائع کیا۔
(لاہور سے شائع ہوا)

Marfat.com

فہرست کتب کارخانہ ہٰذا

پیسہ اخبار لاہور

سے طلب کریں

مفت ارسال

کی جاتی ہے

Marfat.com

خلیج فارس

عراق

عرب

شام

فلسطین

اردن

مصر

Marfat.com

ہمارے ہاں ہر قسم کی

چھپائی کا کام فارسی

اُردو - انگریزی عربی

مناسب شرحوں پر ہوتا ہے

(مینیجر)

ویسٹ پنجاب پرنٹنگ ورکس موہن

(روڈ لاہور ۴)

شرق اردن فلسطین

عراق

مکہ مکرمہ جدہ

یمن

۱۹۱۲ء

پہلی بار ۱۹۱۲ء میں شائع ہوئی

بہت دور دراز کے علاقے

Marfat.com